بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

الفضل

قادیان

خطبہ نمبر ۳۵

یومیہ — سہ شنبہ

جلد ۳۲ | ۱۹ ماہ تبوک ۱۳۲۳ ہش | ۳۰ رمضان المبارک ۱۳۶۳ھ | ۱۹ ستمبر ۱۹۴۴ء | نمبر ۲۲۰

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۱۷ ماہ تبوک۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ۴½ بجے شام یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضور کے پاؤں میں نقرس کا درد ابھی ہے۔ گو کل کی نسبت کچھ تخفیف ہے۔ احباب حضور کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں — حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

قادیان ۱۷ ماہ تبوک۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو یورک ایسڈ کی زیادتی کی وجہ سے بے چینی زیادہ رہی۔ اور ٹانگوں میں ایگزیما کی بھی شکایت ہے۔ صفراوی مادہ بھی بڑھ گیا ہے۔ جس کی وجہ سے جلاب لیا گیا۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں — سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کو دل کے دورہ کی تکلیف ہو گئی تھی مگر الحمد للہ اب آرام ہے — صاحبزادی امۃ الوکیل کی بھا اللہ تعالیٰ کی حالت بدستور ہے کوئی مزید ترقی نہیں ہوئی بلکہ کمزوری کچھ بڑھ گئی ہے۔ اب پھر واپس لانے کی تجویز کی جا رہی ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں — حضرت مولوی شیر علی صاحب کی صحت تا حال کمزور ہے۔ احباب رمضان کی دعاؤں میں ان کی صحت و عافیت کے لئے بھی دعا کریں — کل بعد نماز مغرب منشی احمد حسین صاحب کاتب الفضل کے ولیمہ کی دعوت ہوئی۔ جس میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب و جناب مولوی عبد المغنی

خطبہ جمعہ

نبی کی بعثت کے زمانہ سے رمضان کے روزوں کی مشابہت

ہماری ساری زندگی رمضان میں زندگی کی طرح بسر ہونی چاہیئے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ یکم ستمبر ۱۹۴۴ء مطابق یکم تبوک ۱۳۲۳ ہش

بمقام بیت الفضل ڈلہوزی

— مرتبہ۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی —

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

گو میرے گلے کی تکلیف ابھی باقی ہے۔ لیکن اس میں چونکہ کچھ تخفیف پیدا ہو گئی ہے۔ اس لئے میں نے ضروری سمجھا۔ کہ خود ہی اختصار کے ساتھ خطبہ پڑھوں یہ مہینہ رمضان کا ہے۔ اور

رمضان کا مہینہ

اپنے اندر یہ خصوصیت رکھتا ہے کہ قرآن کریم رمضان کے مہینہ میں اترنا شروع ہوا۔ اور اسی نسبت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس کو ہمارے لئے روزوں کا مہینہ قرار دیا ہے۔ روزے کیا ہوتے ہیں۔ ان میں انسان کا عام طریق زندگی تہ و بالا ہو جاتا ہے۔ بہت سی ایسی چیزیں جو انسان کے لئے جائز ہوتی ہیں ناجائز ہو جاتی ہیں۔ بلکہ بعض دفعہ انسان کی ضروری اور پسندیدہ چیزیں بعض وقتوں میں اس کے لئے ممنوع بعض وقتوں میں اس کے لئے مکروہ۔ اور بعض وقتوں میں ناجائز ہو جاتی ہیں۔ گویا ضروری اور جائز کے مقابلہ میں ان چیزوں کو غیر ضروری اور ناجائز کی صورت حاصل ہو جاتی ہے۔ اس میں ہمیں

یہ سبق

دیا گیا ہے۔ کہ جب کبھی خدا کی طرف سے کوئی پیغام دنیا میں آتا ہے۔ تو اس زمانہ میں اس کلام کے ماننے والوں کو اپنی زندگی کے عام دستور کو تہ و بالا کرنا پڑتا ہے۔ قرآن مجید کے نزول کے مہینہ کو ہمیشہ کے لئے روزوں کا مہینہ قرار دے کر اس طرف اشارہ فرمایا ہے کہ خدا کے کلام کے نازل ہونے کے بعد انسانی زندگی کا

عام دستور العمل

قائم نہیں رہ سکتا۔ کبھی بھی کوئی پیغام الٰہی دنیا میں نہیں آیا۔ جس کے نازل ہونے کے بعد انسانی زندگیوں کا دستور اور قاعدہ اسی طرح قائم رہا ہو۔ جس طرح کہ اس پیغام الٰہی کے نازل ہونے سے پہلے تھا۔ جس طرح روزوں کے مہینہ میں انسان کو جائز ضرورتوں اور جائز چیزوں کو بعض وقتوں میں ترک کرنا پڑتا ہے۔ اسی طرح

انبیاء کی بعثت

کے ایام میں ان پر ایمان لانے والوں کو جائز رزق سے ہاتھ دھونا پڑتا ہے۔ کچھ تو دشمن کی کارروائیوں کی وجہ سے۔ اور کچھ خود نظام سلسلہ کی پابندی کی وجہ سے۔ کچھ تو دشمن ایمان لانے والوں کا بائیکاٹ کر کے اور ان کی تجارتوں کو نقصان پہنچا کر ان کے جائز اموال سے ان کو محروم کر دیتا ہے۔ اور ان پر قسم قسم کے مظالم توڑ کر ان کی زندگی کے دستور کو تہ و بالا کر دیتا ہے۔ اور کچھ نظام سلسلہ کے ماتحت۔ جہاد کے لئے اشاعت دین کے لئے تبلیغ کے لئے اور تعلیم کے لئے۔ ان پر چندے لگا دیئے جاتے ہیں۔

غرض دو طرف سے ان کے اموال کی لوٹ شروع ہو جاتی ہے۔ خدا کی طرف سے بطور ٹیکس کے۔ اور دشمن کی طرف سے بطور تعذیب کے۔ گویا وہ زمانہ ان کے لئے

روزوں کا زمانہ

ہوتا ہے۔ رمضان کے روزے تو سال میں ایک مہینہ ہوتے ہیں۔ مگر وہ ساری عمر ہی روزے رکھتے ہیں۔ اور جس طرح روزوں کے مہینہ میں جائز چیزوں کو بعض وقتوں میں چھوڑنا پڑتا ہے۔ اسی طرح انبیاء کی بعثت کے ایام میں جائز چیزوں اور جائز ضرورتوں اور جائز خواہشوں کو یا تو خدا کے دین کی خاطر اور یا دشمن کی تعذیب کے ماتحت چھوڑنا پڑتا ہے۔ ہمارے ملک کا محاورہ ہے۔ کہ آئی تکلیف پہنچی۔ کہ "نیند حرام ہو گئی"۔ روزوں میں بھی

نیند حرام

ہو جاتی ہے۔ کچھ تو سحری کے وقت کھانا پکانے کے لئے اٹھنا پڑتا ہے۔ اور کچھ تہجد اور دعا کے لئے۔ جس کی وجہ سے نیند کا ایک حصہ ضائع ہو جاتا ہے اسی طرح انبیاء کی بعثت کے زمانہ میں ان پر ایمان لانے والوں پر

قسم قسم کے مصائب

کی وجہ سے نیند حرام ہو جاتی ہے۔ گویا ان کو ساری عمر روزوں کی زندگی میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ جس طرح رمضان میں تہجد اور دعاؤں پر زور دیا جاتا ہے۔ اسی طرح انبیاء کے زمانہ میں مومنوں کی جماعت کو خصوصیت سے دعائیں کرنی پڑتی ہیں۔ کیونکہ جو کام ان کے سپرد ہوتا ہے۔ وہ انسانی طاقت سے بالا ہوتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

کسی نبی کی قوم نہیں جس نے اپنی طاقت اور اپنی قوت سے فتح حاصل کی ہو۔ ہر نبی کے زمانہ میں

دعاؤں اور التجاؤں سے فتح

حاصل ہوتی ہے اور اگر وہ پورے طور پر اپنے فرض کو سمجھیں اور انبیاء کی بعثت کی غرض کو جانیں۔ تو یقیناً ان پر راتوں کی نیند حرام ہو جاتی ہے۔ تہجد پڑھتے ہیں۔ رات کو اٹھ اٹھ کر دعائیں کرتے ہیں۔ اور گڑگڑا کر اور آہ وزاری سے خدا کے حضور فریاد کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ انکی کمزوریوں کو ڈھانپ لے اور اپنے فضل سے انہیں کامیاب فرمائے۔

اگر کوئی قوم ایسا نہیں کرتی اور سمجھتی ہے کہ صرف چندے دے کر یا صرف اپنی طاقت سے کام لے کر بغیر دعاؤں کے بغیر راتوں کو اٹھ اٹھ کر آہ وزاری کرنے کے اور بغیر نمازیں اور تہجد پڑھنے کے کامیاب ہو سکتی ہے۔ تو وہ

دنیا کی بدترین احمق قوم

ہوگی۔ اسی طرح رمضان کے مہینہ میں ایک وقت میں مرد وعورت کے تعلقات بھی حرام ہو جاتے ہیں۔ یہ چیز بھی نبیوں کے زمانہ میں پائی جاتی ہے۔ اس زمانہ میں ایمان لانے والوں کو اپنے

عزیزوں سے تعلقات منقطع

کرنے پڑتے ہیں۔ کبھی ان کے مخالف ہونے کی وجہ سے ان کو چھوڑنا پڑتا ہے۔ اور کبھی سلسلہ حقہ کی ضرورتوں کے ماتحت دور دراز ملکوں میں تبلیغ کے لئے جانے کی وجہ سے ان سے الگ ہونا پڑتا ہے گویا کبھی کفر کی بنا پر ان سے قطع تعلق کرنا پڑتا ہے اور کبھی ایمان کی بنا پر اُن سے الگ ہونا پڑتا ہے۔

پس رمضان کا مہینہ جہاں انفرادی طور پر ایک فرد کے ایمان اور اخلاص کے لئے آزمائش کا مہینہ ہے۔ اور ہر زمانہ میں قیامت تک کے لئے آزمائش کے سامان اپنے اندر رکھتا ہے۔ وہاں انبیاء کی جماعت کے لئے بھی

سبق اور ہدایت

ہے۔ جس پر عمل کرنے سے ہی وہ جماعت کامیاب ہو سکتی ہے۔ اگر وہ جماعت اپنے جائز امور اور جائز ضرورتوں کو خدا کے لئے قربان کرنے کے لئے تیار نہیں۔ تو اس جماعت کا کوئی فرد صرف یہ کہہ کر کہ حرام چیزیں اس کے لئے حرام ہیں۔ اور ناجائز چیزوں کو وہ ناجائز سمجھتا ہے کسی صورت میں بھی جماعت کے لئے مفید وجود ثابت نہیں ہو سکتا۔

نبیوں کے زمانہ میں

وہی شخص دین کی حقیقی خدمت کرنے والا ہوتا ہے جو نہ صرف حرام چیزوں کو حرام سمجھ کر چھوڑ دے۔ بلکہ بعض وقتوں میں سلسلہ حقہ کی ضرورتوں کے مطابق جائز چیزوں کو بھی اپنے اوپر حرام کرے۔

خدا تعالیٰ انبیاء کے زمانہ میں

عجیب تضاد

پیدا کر دیتا ہے۔ کہ انبیاء اپنی بعثت کے زمانہ میں ایک طرف تو حرام کو حلال کر دیتے ہیں۔ جیسے خدا کا کلام کرنا۔ اس کا دیدار نصیب ہونا۔ ان چیزوں کو ان کی بعثت سے پہلے لوگ حرام سمجھتے ہیں۔ انبیاء آکر نئے سرے سے ان کو جائز کر دیتے ہیں۔ دوسری طرف انبیاء آکر

حلال کو حرام

کر دیتے ہیں۔ وہی چیزیں جو بعد میں یا پہلے جائز ہوتی ہیں دین کے مطالبات کے ماتحت حرام ہو جاتی ہیں۔ ہزاروں دفعہ مومنوں کی جماعت کو کھانا۔ پینا اپنی جائیداد۔ عمدہ جذبات۔ خواہشیں اور وطن جس کی محبت کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایمان کی علامتوں میں سے بیان فرمایا ہے ان سب چیزوں کو اپنے اوپر حرام کرنا پڑتا ہے۔ اگر کوئی مومن ایسا نہ کرے۔ تو اس کا ایمان باطل ہو جاتا ہے۔

گویا انبیاء ایک طرف تو حرام چیزوں کو حلال کر دیتے ہیں اور جن چیزوں سے دنیا محروم ہوتی ہے وہ از سر نو لے آتے ہیں۔ اور دوسری طرف جو چیزیں ضروری اور جائز ہوتی ہیں ان کو حرام کرنے کا اعلان کر دیتے ہیں۔ اور اس کے مطابق جائز حقوق اور جائز چیزوں کو دین کے مطالبات کے ماتحت چھوڑنا پڑتا ہے۔ اگر کوئی ایسا نہیں کرتا تو وہ ایمان کی حد سے نکل جاتا ہے۔ وطن کی محبت ایمان میں شامل ہے لیکن خدا تعالیٰ نے بعض دفعہ ہجرت کا حکم فرماتا ہے۔ اور وطن کو چھوڑنا پڑتا ہے۔ اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتا ہوا مارا جائے وہ شہید ہے۔ لیکن دین کے مطالبات کے ماتحت اس مال کو بھی چھوڑنا پڑتا ہے۔

پس جو چیز دوسرے وقت میں ایمان میں شامل ہوتی ہے۔ نبی کے وقت میں وہی چیز دین کے مطالبات کے ماتحت حرام اور قطعی حرام ہو جاتی ہے۔ اور اگر کوئی شخص اپھر بھی اس کو لینے کی خواہش کرے۔ تو وہ مومن نہیں بلکہ کافر ہو جاتا ہے۔

پس انبیاء آکر کچھ تو حرام حصہ کو حلال کر دیتے ہیں۔ اور کچھ حلال حصہ کو حرام کر دیتے ہیں۔ اور اگر ایسا نہ ہو تو کبھی

حقیقی ایمان کا نمونہ

قائم نہ ہو سکے۔

ہماری جماعت کے آدمی بھی بعض دفعہ لڑ پڑتے ہیں۔ کہ ہمارا یہ حق مارا گیا۔ اور ہمارا وہ حق نہیں ملا۔ وہ یہ نہیں جانتے کہ انبیاء کے زمانہ میں

حقوق تلف کرنے میں ایمان

ہوتا ہے۔ جو شخص اپنا مال اپنی دولت اپنا آرام وآسائش۔ اپنے جذبات۔ اپنی خواہشں۔ اپنی جائیداد۔ اپنے عزیز رشتہ دار۔ ان سب چیزوں کو خدا کے حکم کے مطابق اور دین کی ضرورت کے ماتحت قربان نہیں کرتا۔ وہ کبھی بھی نہ سلسلہ کے لئے مفید ہو سکتا ہے۔ اور نہ مومنوں کی جماعت میں شامل ہونے کے قابل ہے۔

ہماری جماعت کے

ہر ایک فرد کو

اس کی اہمیت سمجھنے اور دوسروں کو سمجھانے کی ضرورت ہے۔ بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ جو خود تو کسی بات کو سمجھ لیتے ہیں۔ مگر دوسروں کو سمجھانے میں کوتاہی کرتے ہیں۔ حالانکہ انبیاء کی جماعت کو تو دوسروں کو سمجھانے میں لگے رہنا چاہیئے۔

انبیاء سے دوری کے زمانہ میں اگر پچاس فی صدی لوگوں میں ایمان پایا جائے۔ اور وہ دین کے مطابق زندگی بسر کرنے والے ہوں تو غنیمت سمجھا جاتا ہے۔ لیکن نبیوں کے زمانہ میں تو

ننانوے فی صدی

لوگوں میں ایمان کا پایا جانا۔ اور دین کے مطابق زندگی بسر کرنا ضروری ہوتا ہے۔ کیونکہ اگر اس زمانہ میں ہی ان کے اندر خرابی پیدا ہو جائے۔ تو سلسلہ کی حفاظت نہیں ہو سکتی۔

انبیاء کے زمانہ کے بعد دین کی حفاظت کا وقت نہیں ہوتا۔ بلکہ عمل کا وقت ہوتا ہے۔ لیکن نبیوں کی بعثت کے زمانہ میں تو دین کی حفاظت کا سوال ہوتا ہے۔

پس انبیاء کے زمانہ میں نہ صرف انفرادی ایمان پیدا کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ بلکہ

قومی ایمان

پیدا کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ دین کی ضرورتوں کے مطابق قومی قربانیاں کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور جبتک قومی رنگ میں ایمان پیدا نہ ہو۔ اور جب تک قومی رنگ میں قربانیاں نہ کی جائیں۔ اس وقت تک نبی کی بعثت کی غرض پوری نہیں ہوتی۔ اور جب تک نبی کی بعثت کی غرض پوری نہ ہو۔ اس نبی کی قوم بری الذمہ نہیں ہوتی۔ بلکہ مجرم ٹھیرتی ہے۔ کہ جو کام اس کے ذمہ لگایا گیا تھا۔ اس کو اس قوم نے پورا نہیں کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس ہمیں ہر رمضان سے یہ سبق حاصل کرنا چاہیئے اور یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جس طرح سال میں رمضان کا ایک مہینہ ہر مسلمان پر روزے رکھنا فرض ہے

ہمارے لئے سارا سال ہی رمضان ہے

ہمارے لئے صرف ایک مہینہ ہی روزوں کا مہینہ نہیں بلکہ بارہ مہینے ہی روزوں کے مہینے ہیں۔ جب تک اسلام دوبارہ دنیا میں پھیل نہ جائے اور جب تک تمام دنیا کے لوگ اسلام میں داخل نہ ہو جائیں۔ اسوقت تک ہماری جماعت کے لئے صرف سال میں ایک مہینہ ہی روزوں کا مہینہ نہیں بلکہ سال میں بارہ مہینے ہی روزوں کے مہینے ہیں۔

ہماری مثال

بالکل اس بزرگ کی سی ہے جس سے کسی نے پوچھا۔ زکوٰۃ کے متعلق کیا حکم ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔ کہ عام لوگوں کے لئے چالیس روپوؤں پر ایک روپیہ زکوٰۃ ہے۔ اور میرے لئے چالیس روپوؤں پر اکتالیس روپے زکوٰۃ ہے۔ کیونکہ عام لوگوں کے لئے عام حکم ہے۔ مگر میرے ساتھ خدا تعالےٰ کا یہ سلوک ہے کہ میری ساری ضرورتیں وہ خود پوری کرتا ہے اور اس کا میرے ساتھ وعدہ ہے کہ میں تیری تمام ضرورتوں کا کفیل ہوں۔ اگر باوجود اس کے میں روپیہ جمع کروں تو وہ روپیہ میں ناجائز حالت میں جمع کرونگا جو مجھے واپس کرنا چاہیئے۔ اور ایک روپیہ جرمانہ کا ادا کرنا چاہیئے۔ کہ باوجود خدا تعالےٰ کے وعدہ کے میں نے اپنی ضرورتوں کے لئے خود انتظام کیا۔

یہی حال ہمارا ہے۔ لوگوں کے لئے بارہ مہینوں میں سے صرف ایک مہینہ رمضان یعنی روزوں کا ہوتا ہے۔ مگر ہمارے لئے سارا سال ہی روزوں کا ہونا چاہیئے۔ اور

ہماری ساری زندگی

رمضان کی طرح بسر ہونی چاہیئے۔ میرا یہ مطلب نہیں کہ سارا سال ہی روزے رکھے جائیں۔ یہ تو منع ہے کہ کوئی شخص تمام سال روزے رکھتا رہے۔ میرا مطلب یہ ہے کہ ہماری جماعت کے لوگوں کے لئے اپنے

نفس کو خدا کے احکام کے تابع

کرکے ضروری اور جائز چیزوں کو بھی حرام اور غیر ضروری قرار دینا ہو گا۔

پس ہمارے لئے بارہ مہینے ہی رمضان ہے۔ اور شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن میں ہمیں یہ سبق دیا گیا ہے۔ کہ انبیاء کی بعثت کے زمانہ میں ان کے ماننے والوں کے لئے بارہ مہینے ہی بلکہ ساری زندگی ہی رمضان میں سے گذرنا پڑتا ہے۔ عام لوگوں کے لئے بارہ میں سے صرف ایک مہینہ روزوں کا ہوتا ہے۔ مگر ہمارے لئے بارہ مہینوں میں سے بارہ ہی روزوں کے مہینے ہیں۔ کیونکہ جسوقت خدا کا کلام نازل ہوتا ہے۔ تو وہ روزوں کا زمانہ ہوتا ہے۔ جس طرح کہ قرآن مجید کے متعلق خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ وہ رمضان کے مہینہ میں اتارا گیا ہے۔

خدام الاحمدیہ کی مالی امداد

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا ارشاد مبارک

خدام الاحمدیہ کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حسن و احسان میں نظیر، مصلح موعود حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خود اپنے ہاتھ سے رکھی اور فرمایا۔ کہ "خدام الاحمدیہ جیسی جماعت کا وجود ایک نہایت ہی ضروری و اہم کام ہے"۔ (الفضل ۱۱ مارچ ۱۹۳۹ء) اور مجلس کی مالی اعانت کے لئے پر زور الفاظ میں تحریک فرمائی۔

"اس جماعت کی مالی امداد کرنا یہ بھی ایک ثواب کا کام ہے۔ اور جن کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہوئی ہے۔ ان کا فرض ہے۔ کہ وہ تھوڑی بہت جسقدر بھی امداد کر سکتے ہوں۔ ضرور کریں۔ تاکہ خدام الاحمدیہ عمدگی اور سہولت کے ساتھ اپنا کام کر سکیں"۔ (مشعل راہ ایڈیشن دوم صفحہ ۹)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے بعض احباب تو شروع سے ہی اپنا عطیہ ادا کر رہے ہیں۔ جس کا مجلس شکریہ ادا کرتی ہے۔ اب حضور کے تازہ ارشاد کے ماتحت ہندوستان کے تمام احمدی نوجوانوں کی خدام الاحمدیہ میں شمولیت لازمی قرار دیدی گئی ہے۔ جس سے ایک طرف تو ہماری ذمہ داریاں پہلے کی نسبت بہت زیادہ اہم ہو گئی ہیں۔ اور دوسری طرف اخراجات میں بھی گرانقدر اضافہ ہو رہا ہے۔ پس جماعت کے مخلص و مقتدر احباب کی توجہ حضور کے مندرجہ بالا ارشاد کی طرف مبذول کراتے ہوئے عرض ہے۔ کہ وہ خدام الاحمدیہ کی مالی امداد فرما کر ثواب حاصل کریں۔ اور مجلس کو مستحکم بنانے کا موقعہ بخشیں۔ اور اس مقدس مقصد کے حصول کے لئے ہماری مدد کریں۔ جس کے لئے حضور نے خدام الاحمدیہ کا قیام فرمایا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ عطیہ کی رقوم محاسب صاحب [illegible]

چہادر قادیاں بینی!

(از جناب قاضی محمد یوسف صاحب فاروقی پشاور)

چہ گویم باتو گر آئی چہادر قادیاں بینی
ترا گر خواہش دیدار اصحاب نبیؐ باشد
ہماں اللہ ہماں قرآں ہماں کعبہ ہماں قبلہ
گروہ مومناں را احمدی نامند در عالم
امام و پیروانش ہر زماں در فکر تبلیغ اند
کسے در لندن و برلن کسے در مصر و در جاپاں
نباشد احمدی چیزے دگر جز مومن صالح
بیا اے طالب مولیٰ مطیع مرسل حق شو
الا اے شائق صحت اگر آئی دریں قریہ
مسیح ناصری را زندہ کو بر چرخ می داند
مسیح و مہدی موعود کاں را منتظر بودی
گواہ صدق احمد را زمین و آسماں یابی

مقدس ایں زمیں بینی مبارک آسماں بینی
بیا اینجا بہ چشم خود ہجوم آں کساں بینی
ہماں حب محمدؐ در قلوب مومناں بینی
بہ ہر جائیکہ ایشاں اند تبلیغش نشاں بینی
دریں جد و جہد معروف ہر پیر و جواں بینی
بہ تبلیغ کلام اللہ مجاہد ہر زباں بینی
بہ پیشانی او نور صداقت ضوفشاں بینی
کہ تا در قلب خود نور خدا جلوہ کناں بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دارالاماں بینی
بگو کشمیر رو آنجا تو قبرش راعیاں بینی
یکے فردے ازیں امت بہ ارض قادیاں بینی
مہ و خورشید مدغاشی بہ تصدیقش نشاں بینی

کسانے را کہ در تکفیر و تکذیبش بکوشیدند
گرفتار بلا یوسف ز درگاہ یگاں بینی

احمدیہ مشن گولڈ کوسٹ کی قابل تعریف مساعی

تین ماہ میں پچاس دیہات میں تبلیغ اسلام

یوں تو اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہر جگہ احمدیت کو ترقی حاصل ہو رہی ہے مگر افریقہ کے مختلف علاقوں میں یہ ترقی بالخصوص غیر معمولی نظر آتی ہے۔ جیسا کہ احباب ان رپورٹوں سے اندازہ کر سکتے ہیں۔ جو وقتاً فوقتاً "الفضل" میں افریقہ کے مختلف مبلغین کے کام کے بارہ میں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ حال میں مبلغ انچارج گولڈ کوسٹ مشن مولوی نذیر احمد صاحب مبشر نے لکھا ہے۔ کہ گذشتہ تین ماہ کے قلیل عرصہ میں انہوں نے پچاس دیہات میں تبلیغ کی۔ گویا ہر دو روز میں ایک نئے مقام پر پیغام حق پہنچاتے رہے۔ جو بہت ہی قابل تعریف ہے۔ انفرادی تبلیغ کے علاوہ بیس لیکچر بھی انہوں نے دیئے۔ اور چار ہزار نفوس کو پیغام حق پہنچایا۔ ۱۲۶ اشخاص کو بذریعہ پرائیویٹ ملاقات تبلیغ کی۔ ماہ مئی میں تمام سرکٹوں کا دورہ کیا۔ اور سرکاری حکام کو بھی مل کر تبلیغی لٹریچر ان کے پیش کیا۔ جماعت کے زیر اہتمام جو سکول چل رہے ہیں۔ وہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے روز افزوں ترقی کر رہے ہیں۔ اکرافل سکول کا معائنہ انسپکٹر صاحب نے کیا۔ اور سکول کی گرانٹ میں پانچ فی صدی اضافہ کر دیا۔ الحمد للہ۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ایک نہایت مبشر خواب

غیر مبایعین اور بعض غیر احمدیوں نے گذشتہ دنوں اپنی کج بحثی کے سبب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق یہ فتنہ وشر برپا کیا کہ آپ نے نعوذ باللہ نعوذ باللہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کے خلاف الفاظ کہے ہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ حضور کے قلب مطہر میں سرور انبیاء حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین کی جو محبت جوش زن ہے اس کا اغیار اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔ کیونکہ وہ لوگ مقام نبوت اور مقام محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ واقفیت نہیں رکھتے۔ جو ہمارے امام کو اور جماعت احمدیہ کو حاصل ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم فداہ روحنا ہمارے لئے زندہ بشیر ونذیر ہیں۔ حضور کی پیشگوئیاں جماعت احمدیہ کیلئے قصص الانبیاء کی داستان پارستان نہیں بلکہ پوری ہوتی ہوئی حقیقتیں ہیں۔ ہم نے غلام احمد (علیہ السلام) کے ذریعہ پیارے احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا جانبخش پیام سنا اور اس پر عمل کرنے کی سعادت حاصل کی الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

غیر احمدیوں پر تو حسرت وافسوس ہے ہی مگر رونا آتا ہے پیغامیوں پر۔ اور سب سے بڑھکر مولوی محمد علی صاحب کے حال زار پر۔ کہ اس بدنصیب گروہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نور نبوت سے اپنی آنکھوں کو بند کرنے کے بعد اپنے آپ کو چاہ ضلالت میں گرا لیا ہے۔ مولوی محمد علی حضرت مصلح موعود کے بغض میں انتہا کو پہنچ چکے ہیں۔ کاش وہ اہلبیت دشمنی سے ڈریں۔ اور اپنے اس انجام سے کانپیں جو ایسے لوگوں کے لئے مقدر ہے۔ ملت احمدیہ کی وہ نسل جو انشاء اللہ تعالےٰ امام الزمان علیہ السلام کی صادق خبروں کے مطابق جہانگیر و جہاں آباد ہوگی۔ ان بدقسمتوں کو کس دل اور کس الفاظ میں یاد کرے گی اس کے تصور سے بھی انہیں لرز اٹھنا چاہیئے

اس مختصر تمہید کے بعد میں خدائے علیم و بصیر وہادی کی شہادت کے ساتھ اپنا ایک خواب تحریر کرتا ہوں۔ شاید اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ کسی سعید روح کو ہدایت دے۔ اللھم آمین۔

کچھ دن ہوئے رات کو میں اخبار "الفضل" میں مولوی محمد علی صاحب کی ان غلط بیانیوں اور بدظنیوں کے اقتباسات پڑھ کر سو یا۔ جو مولوی صاحب نے حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبہ کا غلط مطلب ظالمانہ طور پر بیان کرتے ہوئے پیش کی تھیں میں نے صبح کی نماز سے کچھ ہی قبل خواب میں دیکھا کہ میرے وطن اور میرے جاری مکان کی بالائی منزل پر میں ایک اور صاحب کے ساتھ ٹہل رہا ہوں وہ صاحب کچھ کچھ پہچانے ہوئے سے معلوم ہوتے ہیں۔ میں ان کو نصیحت کرتا ہوں کہ خواہ تھوڑا ہی سہی خدمت اسلام کے لئے ہر ماہ باضابطہ چندہ دینا چاہیئے۔ وہ کہتے ہیں میرا مشاہرہ تو چودہ پندرہ روپے ہے میں چندہ کیا دوں۔ میں جواب دیتا ہوں کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی نے تو یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر کسی کو استطاعت ہو۔ تو منظوری کے بعد کم شرح سے چندہ دے۔ مگر دے ضرور۔ اس پر وہ صاحب کہنے لگے کہ میں احمدی ہوتا تھا۔ مگر بعد میں شکوک پیدا ہوگئے۔ میں کہتا ہوں۔ آئیے میں آپ کے شکوک دور کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ میں عالم دین تو نہیں مگر خدا کے فضل سے مجھے امید ہے کہ وہ مجھے آپکے شکوک دور کرنے کی توفیق دیگا میں ان کے ساتھ پلنگ پر بیٹھ جاتا ہوں۔ نظارہ ذرا سا یوں بدل جاتا ہے کہ میرے چچا زاد بھائی سید شمس الدین صاحب احمدی وہیں اچانک صورت نما ہوتے ہیں۔ اور میری باتیں غور سے سنتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ اپنے شکوک بیان فرمائیے۔ اس پر وہ صاحب مجھ سے سوال کرتے ہیں کہ "اگر کسی کے دل میں کسی کی محبت ہو تو اس کا نام لب پر آئے گا یا نہیں؟"

میں جواب دیتا ہوں "ضرور آئے گا"

وہ پھر سوال کرتے ہیں کہ "کیا نبی کریم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں مرزا محمود احمد کی محبت ہے"؟

میں کہتا ہوں "ہاں ہے اور ضرور ہے"

وہ پوچھتے ہیں "اگر ہے تو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لب پر مرزا محمود احمد کا نام آیا؟"

میں کہتا ہوں۔ "ضرور آیا"

یہ کہنے کے بعد میرے دل میں سخت بے اضطراب پیدا ہوا۔ اور اس گھبراہٹ میں میری آنکھوں میں آنسو آگئے کیونکہ مجھے جواب معلوم نہ تھا۔ وہ صاحب کہنے لگے۔ "بتلایئے کہاں نام آیا ہے"؟

اس سوال پر میں گویا رونے لگتا ہوں۔ اور بیتابی میں میری زبان پر یہ آیت جاری ہو جاتی ہے

عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا ۝

اور میں اسی عالم رقت میں تین بار کہتا ہوں "خدا کی قسم یہ آیت حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی شان میں ہے" "خدا کی قسم یہ آیت حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی شان میں ہے" "خدا کی قسم یہ آیت حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی شان میں ہے"

تب وہ صاحب سوال کرتے ہیں "یہ کسطرح" میرے دل میں جواب پیدا ہوتا ہے۔ اور میں فوراً کہتا ہوں:-

"یہ آیت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ عام مومنین کے لئے بھی ایک پیشگوئی کے رنگ کی بشارت ہے۔ یبعثک کا لفظ یہ دلالت کرتا ہے کہ کوئی نبی یا خلیفہ امت محمدیہ میں اسی مقام پر کھڑا کیا جائے گا۔ اور اس نام کا ہوگا۔ اور دیکھیئے ان (الف نون) تاکیدی ہے۔ وہ اس لئے کہ ضرور بالضرور مبعوث ہوگا"

یہ جواب بلا سوچے ہوئے میرے لب پر جاری ہوا۔ بخدا اس لمحہ سے قبل یہ جواب میرے ذہن میں نہ تھا یہ جواب پاکر مخاطب خاموش ہوگیا اور مجھے اس کے ہاتھ میں ایک کارڈ دکھائی دیا۔ جسے وہ پڑھتا ہے۔ اس میں کسی مصنف صاحب کا تذکرہ ہے۔ ٹھیک اس لمحہ میری بیوی نے مجھے نماز صبح کے لئے جگایا۔ اور ہم نے نماز ادا کی۔ میرے دل پر نہایت بشاشت و سرور کی کیفیت طاری تھی۔ ایسا خواب میں نے زندگی بھر نہیں دیکھا۔ میں عربی نہیں جانتا۔ لہذا صبح کو میں نے اپنے بھائی سید فضل احمد صاحب احمدی سے الف نون تاکیدی کے بارے میں سوال کیا وہ عربی داں ہیں۔ انہوں نے مجھے بتایا۔ کہ الف نون عربی قاعدے کے لحاظ سے تاکیدی کہلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے میری اپنے فضل سے رہنمائی فرمائی تحدیث نعمت کے طور پر میں نے اپنے خاندان کے لوگوں کو اور پٹنہ کے احباب کو یہ خواب سنایا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے عجیب رنگ میں مجھے اطمینان کامل عطا فرمایا حضرت محمود ایدہ اللہ تعالیٰ اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ربط روحانی کو یوں دکھایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں اپنے روحانی فرزند محمود (ایدہ اللہ بنصرہ العزیز) کی محبت ہے۔ گویا صرف یہی نہیں کہ حضرت محمود ایدہ اللہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک نہیں کی۔ بلکہ آپ عشق ووفا کے اس مقام پر ہیں جو مقام محمود ہے۔ اور اس سعی کے نتیجہ میں اپنے روحانی باپ کے دل میں محبت پیدا کرلی ہے۔ یہ بڑی سعادت اور ننا بدار کا فرانی ہے۔ الحمد للہ

اس خواب کے کچھ دنوں بعد میں سورۃ بنی اسرائیل پڑھ رہا تھا۔ کہ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ ...... الخ والی آیت نکلی۔ تفسیر کبیر مولفہ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز زیر مطالعہ تھی اس آیت کی تفسیر کے سلسلے میں حضرت محمود نے سردار دو عالم حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کی بلندی کے متعلق ایسی ایسی لطیف باتیں پیش فرمائی ہیں کہ شان محمد صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے اور ایمان تقویت حاصل کرتا ہے۔

کاش مخالفین پڑھتے اور دیکھتے کہ حضرت محمود ایدہ اللہ اپنے آقا کے علوئے مرتبت ظاہر کرنے کے لئے کتنے بیتاب ہیں

اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد

سید اختر احمد اختر اورینوی ایم اے
لکچرار اردو پٹنہ کالج۔ پٹنہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان میں رمضان

قادیان کی مذہبی زندگی کا ہر پہلو دلکش و دلربا ہے۔ مذہبی عبادتوں کے لئے خلوص اور نیت ایک امتیازی چیز ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ قادیان وہ مقدس بستی ہے جس کی سج دھج ہی نرالی ہے۔ جس میں بسنے والے احمدیوں کا انداز ہی دنیا جہان سے انوکھا ہے۔ اور یہ سب اسی پاکباز انسان علیہ السلام کی جاذبیت اور قوت قدسیہ کا نتیجہ ہے۔ جس نے تھوڑا عرصہ قبل اس کوردیہہ میں خدا کے حکم سے اعلان فرمایا تھا۔

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

قادیان کا رمضان ایک غیر معمولی چیز ہے۔ شور اور ہنگامہ خیزی تو ہر جگہ پائی جاتی ہے۔ اور روزوں کے بارے میں غیر شرعی تشدد بھی مسلمانوں کی آبادیوں میں موجود ہے۔ رمضان کا ابتدائی حصہ میں نے کشمیر کے دیہات اور شہروں میں گزارا۔ وہاں یہ ایک عجیب رسم ہے کہ جب عشاء کے بعد مساجد میں تراویح پڑھی جاتی ہیں۔ تو گاؤں کی لڑکیاں مل کر بلند آواز سے گیت گاتی ہیں۔ ہر ملک اور علاقہ کا طور و طریقہ الگ الگ ہے۔ قادیان کا رمضان اپنی دلکشی اور دلربائی میں بے مثال ہے۔ روزانہ صبح کی نماز کے بعد مسجد اقصیٰ میں گھنٹہ آدھ گھنٹہ بخاری شریف کا درس ہوتا ہے۔ اور روزہ داروں کو احادیث نبویہ کی غذا ملتی ہے۔ پھر ہر گھر میں تلاوت قرآن کریم کی جاتی ہے۔ قوت لایموت کمانے اور نیز اپنے منصبی بجا لانے کے بعد ظہر کی نماز کے بعد درس قرآن کریم سننے کے لئے لوگ مسجد اقصیٰ میں جمع ہو جاتے ہیں۔ عصر تک یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔ پھر دعاؤں اور افطاری کے بعد نماز مغرب ادا کی جاتی ہے۔ کھانے سے فارغ ہو کر سب لوگ اپنے اپنے محلہ کی مساجد میں عشاء کی نماز اور تراویح کے لئے پہنچ جاتے ہیں۔ بعض مساجد میں تراویح سحری کے وقت پڑھی جاتی ہیں۔ اور انفرادی طور پر ہر گھر میں ذکر اللہ ہوتا اور مومنین و مومنات اپنے رب کے حضور سر بسجود رہتے ہیں۔ گویا پس طرح تراویح میں سارا قرآن مجید سنایا جاتا ہے۔ اسی طرح درس میں سارے قرآن پاک کا ترجمہ اور مختصر مطالب بیان کئے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ جمعوں کے خطبے ہر مسجد میں درس فجر اور دیگر نیک تقاریب ان مبارک ایام کے انوار و برکات کو اور بھی دوبالا کرتے رہتے ہیں۔ روزمرہ کا یہی دستور العمل ہوتا ہے۔ کہ رمضان کا آخری عشرہ آ جاتا ہے۔ تب بغیر کسی وعظ و تلقین کے ایک معقول تعداد جو اپنے جملہ اوقات کو شب و روز مسجد میں بسر کرنے کے لئے فارغ کر سکتی ہے۔ اعتکاف کے لئے مسجد اقصیٰ اور مسجد مبارک میں حاضر ہو جاتی ہے۔ اعتکاف گھر بار چھوڑ کر خدا کے آستانہ پر دھونی رمانے کا نام ہے۔ اعتکاف میں روزہ کی پابندیوں پر اضافہ اور عام قیود پر زیادتی ہو جاتی ہے۔ لیکن ایمان کی لذت ان قیود کو بخوشی برداشت کراتی ہے۔ امسال مسجد مبارک میں تیرہ مرد معتکف ہیں۔ اور مسجد اقصیٰ میں ستائیس مرد اور تینتیس مستورات (پردہ والے حصہ میں) اعتکاف میں ہیں۔ ان معتکفین میں معمر بزرگ بھی ہیں۔ جن کی عمریں ستر اسی برس تک پہنچ چکی ہیں۔ اور اٹھارہ بیس برس کے نوجوان بھی۔ چالیس پینتالیس سال کے ادھیڑ عمر کے احباب بھی۔ یہ سب اصحاب ہندوستان کے مختلف صوبوں اور پنجاب کے مختلف اضلاع سے تعلق رکھتے ہیں۔ بعض بیرون ہند کے باشندے بھی ہیں۔ احمدیت کے رشتہ نے ان سب کو ایک محکم تعلق کے ساتھ جوڑ دیا ہے۔ اور یہ سب رات دن اسلام و احمدیت کی ترقی اور خدا کی توحید و جلال کے ظہور و غلبہ کے لئے دست بدعا ہیں۔ اپنے ساتھیوں اور دوسرے بھائیوں کے لئے بھی رو رو کر دعا کرتے ہیں۔ آپ رات یا دن کے کسی حصہ میں ان کو قریب سے دیکھیں۔ تو انکی آہ و فغاں کو سنکر اور ان کے دینی انہماک کا مشاہدہ کر کے خاص لطف حاصل ہوگا۔ رات کے دو بجے سے پانچ بجے تک تو ایسا ایمان پرور منظر ہوتا ہے۔ کہ جس کی مثال اس زمانہ میں روئے زمین پر کہیں نہیں مل سکتی۔ عورتیں۔ مرد۔ جوان اور بوڑھے گداز دل اور اشکبار آنکھوں سے خدا تعالیٰ کا رحم اور اس کا فضل طلب کر رہے ہوتے ہیں۔ ان کی بے اختیارانہ اور معصومانہ چیخ و پکار خدا تعالیٰ کی نصرتوں کو تو جذب کریگی ہی۔ وہ مخالفین احمدیت بھی اس بارہ میں ذرا غور فرمائیں۔ جو کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا انقلاب پیدا کیا۔ ایسا ہی لاہور کے دشمنانِ قادیان بھی قادیان کی اس دلکش روحانی زندگی پر نظر کریں۔ اللہ کرے۔ کہ ان لوگوں کو بصیرت حاصل ہو۔ اور ہم رمضان المبارک کے فوائد و برکات سے مستقل اور دائمی استفادہ کرنے والے ثابت ہوں۔ تا ہمیں حقیقی اور ابدی عید حاصل ہو۔ اور ہم اللہ تعالیٰ کی لازوال خوشنودی کے وارث ہو سکیں۔ آمین۔

خاکسار ابوالعطاء جالندھری

درس قرآن مجید کے اختتام پر دعاء

مسجد اقصیٰ میں روزانہ ایک پارہ کا درس ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ سارے قرآن مجید کا درس ۲۹ ماہ رمضان بروز پیر ختم ہو جائے گا۔ اور نماز عصر کے بعد مسجد اقصیٰ میں اجتماعی دعا ہوگی اس موقع پر بیرونی جماعتیں بھی حتی الوسع اجتماعی دعا کا انتظام کریں۔ ہر شخص اپنی ذاتی اغراض و مقاصد کے لئے تو دعا کرتا ہی ہے۔ اس کے علاوہ تمام احمدیوں کو اپنے آقا سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت و عافیت اور درازی عمر کے لئے نہایت تضرع سے دعائیں کرنی چاہیئے۔ پھر اسلام اور احمدیت کی اشاعت اور غلبہ کیلئے دعائیں کی جائیں۔ ان بھائیوں کیلئے بھی دعائیں کی جائیں جو اپنے وطن اور اہل و عیال سے دور تبلیغ اسلام میں لگے ہوئے ہیں۔ ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں۔ جو دشمن کے قبضہ میں ہیں۔ اور ان کی خیریت کی کوئی خبر نہیں آرہی۔ حضرت ام المومنین کی صحت و عافیت کے لئے بھی دعا کی جائے۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عید فنڈ کے متعلق احمدی احباب کا فرض

عید فنڈ کا چندہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے قائم شدہ ہے۔ جو ہر کمانے والے شخص سے ایک روپیہ کی شرح سے لیا جاتا ہے۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ رفتہ رفتہ اس چندہ کی طرف احباب کی توجہ کم ہوتی جا رہی ہے۔ اور جو رقم اس مد میں وصول ہوتی ہے۔ وہ جماعت کی وسعت اور استطاعت کے مقابلہ میں بہت کم ہوتی ہے۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جاری فرمودہ چندہ میں احباب جماعت کو کبھی بھی تساہل یا کوتاہی سے کام نہیں لینا چاہیئے۔ بلکہ نہایت محنت اور سرگرمی کے ساتھ گھر بہ گھر پھر کر یہ چندہ وصول کرنا چاہیئے۔ تا کوئی ذی استطاعت دوست اس مبارک فنڈ میں چندہ دینے کے ثواب سے محروم نہ رہے۔ اس چندہ کی تمام رقم مرکز میں بھیجی جانی ضروری ہے۔ (ناظر بیت المال)

خدام الاحمدیہ

سالانہ اجتماع — اور — ورزشی مقابلے

۱۳ — ۱۴ — ۱۵ اخاء

خدام کے سالانہ اجتماع پر ورزشی مقابلوں کا نہایت ہی دلچسپ پروگرام پیش کیا جاتا ہے۔ تا کہ خدام میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کے ماتحت بعض مخصوص کھیلوں کو خدام میں رائج کرنے کی ترغیب دلائی جاسکے۔ مستقل پروگرام انشاء اللہ آئندہ عرض کیا جائیگا۔ قائدین و زعماء کرام کو مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے مروجہ کھیلوں کی تفصیل معلوم ہوگی۔ ان کو چاہیئے کہ وہ ابھی سے ان مقابلوں میں شرکت کے لئے خدام کو تیار کریں۔ تا کہ وہ ان مقابلوں میں اپنی اپنی مجالس کے لئے سبقت حاصل کر سکیں۔ (منتظم اشاعت سالانہ اجتماع)

(۲۶) نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

"تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں"

مصلح موعود ایدہ اللہ الودود کے ظہور کے ساتھ ہی "خدام الاحمدیہ" ہندوستان کی جماعتوں کے ہر احمدی نوجوان کے لئے لازمی قرار دی گئی ہے۔ تا ہم میں سے جو نیکی کی زندگی کے خواہاں ہیں۔ وہ منظم ہو کر انفرادی و اجتماعی نیکیوں کی راہوں پر چلیں۔ اور بدی کی موت سے نجات پاویں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احباب جماعت

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ارشاد کے ماتحت ہندوستان کے تمام احمدی نوجوانوں کا مجلس خدام الاحمدیہ میں شامل ہونا ضروری ہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے حضور کے اس ارشاد کی ممکن اشاعت کی جا رہی ہے۔ اور جماعت کے ہر فرد تک اس کی اطلاع کی کوشش ہو رہی ہے۔ چنانچہ اب تمام احباب جماعت کا انفرادی اور اجتماعی فرض ہے کہ وہ اپنی ہاں جلد ہی مجالس قائم فرما کر مرکز کو اس کی اطلاع بخشیں تا کہ مرکز اس بارہ میں مزید راہ نمائی کر سکے۔ امید ہے کہ مخلصین جماعت کو اس نہایت ہی اہم ذمہ واری کا پورا پورا احساس ہو گا۔ اور وہ اس کی ادائیگی کے لئے پوری طرح کوشاں ہوں گے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار ملک عطاء الرحمن معتمد مجلس خدام الاحمدیہ

اعمال بد

بخشش سے مٹا دیئے جائیں گے ـــــ یا ـــــ آگ سے جلا دیئے جائیں گے

محض **اعمال صالحہ**

ہی کو بقا حاصل ہے

ارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ

"ہندوستان میں جہاں جہاں بھی جماعت ہے وہاں کے نوجوانوں کے لئے جو پندرہ سال سے زیادہ اور ۴۰ سال سے کم عمر کے ہوں مجلس خدام الاحمدیہ کا ممبر ہونا لازمی ہو گا۔ اور ضروری ہو گا۔ کہ وہ اس میں شامل ہوں"

ہم میں سے کون زندگی کا خواہاں نہ ہو گا

ہم میں سے کون نیکیوں سے کترائیگا

ہم میں سے کون موت چاہیگا

ہم میں سے کون بدیوں کو پسند کریگا

کوئی نہیں

ہم سب ــ ہم سب آج ہی خدام الاحمدیہ میں شامل ہوں گے۔ اور وہ اعمال بجا لائینگے۔ جنہیں ہمارا رب "الباقیات الصالحات" قرار دے گا۔ اور ابد الآباد تک اس کی رضا ہمیں حاصل ہو گی۔ انشاء اللہ

وباللہ التوفیق

خاکسار مرزا ناصر احمد صدر مجلس خدام الاحمدیہ

169

کنٹرول کے معنی ہیں۔ مال تیار کرنے والے کے لئے مناسب بچت۔ دوکاندار کے لئے مناسب نفع۔ اور آپ کے لئے مناسب قیمتیں

تین طریقے جن سے کپڑے کی قیمتیں گھٹائی گئی ہیں:-

کپڑے کے کنٹرول آرڈر کا ابتدائی مقصد یہ تھا کہ ذخیرہ بھرنے والوں سے زبردستی مال نکلوایا جائے تاکہ قیمتیں کم ہوں۔ اس طرح ۷۰ ۲ کروڑ گز کپڑا بازار میں آیا! اس کے ساتھ ہی کارخانوں کی پوری پوری امداد اور شرکت سے ایک زبردست پیمانے پر سستا کپڑا پیدا کرنے کی تیاریاں کی گئیں۔ اب قیمتیں ۴۰ فی صدی کے قریب گر گئیں۔ جو لوگ ایک دھوتی بھی نہ خرید سکتے تھے ان کے سر سے ایک اور فکر دور ہوا۔ مگر حکومت اب بھی مطمئن نہ تھی۔ اس کے بعد یہ تین اور تدبیریں اختیار کی گئی ہیں تاکہ آپ اور زیادہ سستا کپڑا خرید سکیں۔

۱۔ دسمبر ۱۹۴۳ء میں بکری کی زیادہ سے زیادہ قیمتوں کی حد مقرر کردی گئی تھی۔ اس کے بعد سے یہ قیمتیں دو مرتبہ اور گھٹائی گئیں اور ہر مرتبہ ۹ فیصدی کم ہو گئیں۔

۲۔ کارخانوں کی پیداوار حکومت نے اپنے قبضہ میں لے لی ہے جو حکومت کے منظور شدہ بیوپاریوں کے ذریعے کنٹرول کی ہوئی قیمتوں پر بکے گی۔

۳۔ کنٹرول کپڑے اور سوت کے علاوہ کارخانوں کی کلوں پر بھی لگا دیا گیا ہے جن کے ذریعے یہ تیار کئے جاتے ہیں۔ اس طرح تیاری کی لاگت میں کمی ہوگی لہذا آپ کو قیمت بھی کم دینی پڑے گی۔

اگر دوکاندار کپڑے کی قیمت زیادہ وصول کرنا چاہیں تو آپ ذیل کے طریقوں سے بچ سکتے ہیں۔ انہیں یاد رکھئے

۱۔ ہر قسم کے کپڑے کی قیمتیں منیجر گورنمنٹ پبلیکیشنز دہلی کی طرف سے شائع کی جاتی ہیں جن سے آپ ایک فہرست (کاٹن ٹیکسٹائل سیلنگ پرائس شیڈیول) منگا سکتے ہیں قیمت تین روپے دس آنے مع محصول ڈاک۔

۲۔ کسی دوکاندار کے خلاف کوئی شکایت درج کرانی ہو تو اپنے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو لکھئے جو کنٹرول آرڈر کی رو سے بہت وسیع اختیارات رکھتا ہے۔ یا "سپیشل افسر انچارج آف ٹیکسٹائلز" کو لکھئے جو ہر صوبے کی حکومت کے سول سپلائیز ڈپارٹمنٹ میں اور بہت سی ریاستوں میں بھی مقرر کئے گئے ہیں۔

۳۔ حکومت کے حکم سے ہر قسم کے کپڑے پر اس کی قیمت چھاپ دی گئی ہے۔

اس قسم کی واردات کی اطلاع دینے میں بالکل مت جھجکئے تاکہ مجرموں کو سزائیں مل سکیں

حالات سے باخبر رہئے اپنے حقوق طلب کیجئے

محکمہ ... سول سپلائیز نئی دہلی نے شائع کیا!

کل جائیداد کی قیمت ۶۰۰ روپے ہوتی ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

(بقیہ پورے میں)

نمبر ۶۰۸ ... :- منکہ مسماۃ شریف النساء زوجہ مولوی سید صمصام علی صاحب قوم سادات پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ تحصیل خوردہ ضلع پوری اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج تاریخ ۲ ... حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ شرط اول کے طور پر میں اس وقت ایک روپیہ اور مبلغ تین روپے برائے اعلان وصیت ادا کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ زیورات طلائی قیمتی ۲۵ روپے اور زیورات نقرئی قیمتی ۵۰ روپے اور مہر جو میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے مبلغ ۵۰۰ روپے

سونے کی گولیاں رجسٹرڈ - یہ نایاب گولیاں مثانہ کی جملہ امراض کا قلع قمع کرتی ہیں۔ عمدہ کی پانچ

طبیہ عجائب گھر قادیان

اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں؟

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ تبلیغی ٹریکٹ اس قدر مقبول ہوا ہے کہ اب اس کو چودھویں بار چھپوانا پڑا ہے۔ اس کی خوب اشاعت کرنی چاہیئے قیمت دو آنہ ایک روپیہ کے دس مع محصول ڈاک

دونوں جہان میں فلاح پانے کی راہ

اس میں بتایا گیا ہے کہ مسلمان کس طرح بہترین قوم بن سکتے ہیں۔ اور دونوں جہان میں فلاح پا سکتے ہیں۔ قیمت دو آنہ۔ ایک روپیہ کے دس مع محصول ڈاک۔

نوٹ:- مذکورہ بالا ٹریکٹ سندھی زبان میں اسی قیمت پر عطاء اللہ صاحب احمدی میرپور خاص سے طلب فرمائیں

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

آنکھوں کا اثر عام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں نظر سے تعلق نہیں رکھتیں سر درد کے مریض بسنتی کا شکار۔ اور اعصابی تکلیفوں کا نشانہ بننے والے لوگ اصل میں آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو سرمہ ممیرا خاص استعمال کرنا چاہیئے۔ فی تولہ عہ چھ ماشہ عہ تین ماشہ ۱۲/ ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

قابل فروخت اراضی

ایک قطعہ چار کنال اراضی واقعہ محلہ دارالبرکات شرقی جس کے دو طرف بیس بیس فٹ کی سڑکیں اور ایک طرف دس فٹ کی گلی ہے قابل فروخت ہے۔ خواہشمند دوست ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کریں یا بالمشافہ ملیں

شیخ حبیب اللہ

محلہ دارالبرکات۔ قادیان

زائرین کعبہ و مدینۃ الرسول کی خدمت میں

اگر آپ کا امسال حج کرنے کا ارادہ ہے تو مبارک ہے۔ قبل اس کے کہ آپ حجاز مقدس میں حاضر ہوں رہنمائے حج المعروف گلزار حج جو مولوی محمد دلپذیر صاحب بھیروی نے پنجابی شعروں میں ایک مدلل و مکمل کتاب حاجیوں کی رہنمائی کے لئے تصنیف فرمائی ہے۔ مطالعہ فرمایئے۔ رہنمائے حج کے ہوتے ہوئے آپ کو راستے میں اور حجاز مقدس میں کسی اور معلم کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ صرف ایک صد نسخہ ہمارے پاس ہے۔ اس کی قیمت بلحاظ لاگت سوا دو روپیہ ... ہے۔ وی پی طلب فرمانے پر یا بذریعہ منی آرڈر بھیجنے پر ارسال کی جائے گی محصول ڈاک ...

ملنے کا پتہ

مولوی محمد اسحٰق بک سیلر و بیاضر ... بازار سرائے عالمگیر ضلع گجرات (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۷ ارستمبر - مشرقی فرانس میں موزیل کی لائن کے ساتھ اتحادی دستے آگے بڑھ گئے ہیں۔ بانسس کے علاوہ اتحادی دستے بلفورٹ کے قریب پہنچ گئے ہیں۔ جو جنوبی جرمنی کا پھاٹک ہے --- پہلی امریکن فوج سیگفرید لائن کو آخن کے پاس سے گزر گئی ہے۔ اور اب کولون کے مقام سے صرف ۲۹ میل ہے۔ اور تین مزید مقامات سے بھی یہ لائن پار کی جا چکی ہے۔ کینیڈین دستے کیلے اور بولون کے درمیان سرگرم عمل ہیں۔ یہاں دشمن کی مزاحمت کمزور سے کمزور تر ہوتی جا رہی ہے۔ جنرل پیٹن کی فوج نانسی سے چودہ میل آگے نکل گئی ہے

ماسکو ۷ ارستمبر - روسی فوجیں زیکوسلوویکیہ میں داخل ہو گئی ہیں۔ اور وارسا کی بیرونی بستیوں میں انہیں مزید کامیابی ہوئی۔ چیک ہوا باز اب اپنے ملک میں جرمنوں کے خلاف روسیوں کا ہاتھ بٹا رہے ہیں۔ ملک کا کچھ حصہ چیک محبان وطن کے قبضہ میں آ چکا ہے۔ مارشل ٹیٹو نے اعلان کیا ہے کہ مغربی سربیہ کا اہم ترین مقام والگیو اب ہمارے قبضہ میں ہے

لنڈن ۷ ارستمبر - اٹلی میں رمینی کے ہوائی میدان پر قبضہ کر لیا گیا ہے۔

لنڈن ۷ ارستمبر - کیوبک کانفرنس ختم ہونے پر مسٹر چرچل اور مسٹر روزویلٹ نے ایک مشترکہ پیغام شائع کیا ہے۔ جس میں بتایا ہے کہ جاپان کو شکست دینے اور یورپ میں امن قائم کرنے کے متعلق قطعی فیصلے کر لئے گئے ہیں مسٹر روزویلٹ نے کہا کہ جاپان پر مہلک ضرب لگانے کا عزم صمیم کر لیا گیا ہے۔ اتنے بڑے وسیع علاقے میں ایک ہی سپریم کمانڈر کام نہیں چلا سکتا ہے۔ لارڈ مونٹ بیٹن۔ ایڈمرل نمٹس اور جنرل میکارتھر تینوں اپنے اپنے حلقہ میں کام کریں گے۔ آپ نے کینیڈا کی امداد کی۔ بہت تعریف کی۔ اور کہا کہ وہ اب تک نہایت استقلال سے لڑتا رہا ہے۔ اور آئندہ بھی کامل فتح تک لڑتا رہے گا۔ مسٹر چرچل نے اپنے بیان میں کہا کہ امریکن پریس میں چرچا ہے کہ برطانیہ کو جاپان کے خلاف جنگ میں پوری طاقت کے ساتھ حصہ لینے میں تامل ہے۔ مگر یہ بالکل غلط بات ہے۔

بمبئی ۷ ارستمبر - کل بمبئی میں دادا بھائی نوروجی کی برسی منائی گئی۔ اس موقعہ پر مسٹر راجگوپال اچاریہ نے تقریر کرتے ہوئے اپیل کی کہ مسٹر جناح

اور گاندھی جی کی گفتگو کے متعلق جو افواہیں اڑائی جاتی ہیں۔ ان پر توجہ نہیں دینی چاہیئے اگر ان دونوں لیڈروں کی گفتگو کامیاب نہ ہوئی تو بھی کوئی ایسا نقصان نہ ہوگا جس کا ازالہ نہ کیا جا سکے۔ اس وقت جس خلوص اور محبت سے دونوں کام کر رہے ہیں۔ وہ ہماری تاریخ میں ایک مستقل باب کا اضافہ کرنے والے ہیں۔

دہلی ۷ ارستمبر - ہندوستان و ایران کے مابین زیادہ اچھے تعلقات کے قیام کے لئے ایران کے کلچرل مشن نے بعض تجاویز پیش کی ہیں۔ اس مشن نے اس سال کے شروع میں ہندوستان کے بڑے بڑے تعلیمی اداروں کا معائنہ کیا تھا۔ اور تجویز کیا کہ ایرانی زبان کے پروفیسر ہندوستانی یونیورسٹیوں میں بھیجے جائیں

واشنگٹن ۷ ارستمبر - پلاؤ اور ہلمیرا کے جزائر پر جو حملہ کیا گیا تھا۔ اس میں خاطر خواہ کامیابی ہو رہی ہے۔ پلاؤ کا بہترین ہوائی میدان اب ہمارے قبضہ میں ہے جاپانیوں نے تین شدید جوابی حملے کئے۔ مگر منہ کی کھائی چودہ سو جاپانی مارے گئے۔ اتحادی فوج شدید مزاحمت کے باوجود آگے بڑھ رہی ہے اور اسے کمک اور رسد برابر پہنچ رہی ہے امریکن انجینیر یہاں اور ہوائی میدان تیار کر رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ جاپانی منڈاناؤ میں دواؤ کی بندرگاہ کو خالی کر گئے ہیں

دہلی ۷ ارستمبر - حکومت ہند نے صوبوں کا کھانڈ کا کوٹا بڑھا دیا ہے۔ چنانچہ پنجاب کو گزشتہ سال کی نسبت بارہ ہزار ٹن کھانڈ زیادہ ملیگی۔

کیوبک ۷ ارستمبر - معلوم ہوا ہے کہ مسٹر ایڈن کی یہاں آمد پولش جھگڑے کے سلسلے میں ہے۔ جو روس کے رویہ کی وجہ سے پیچیدہ صورت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ روس صرف اپنی بنائی ہوئی کمیٹی کو ہی پولینڈ کی حکومت تسلیم کرتا ہے۔ بلقان میں روس کی پالیسی بھی برطانیہ کے لئے تشویش کا موجب خیال کی جاتی ہے۔

ماسکو ۷ ارستمبر - سوویٹ گورنمنٹ کے

ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ جب روسی فوجیں وارسا کی بستی پراگا میں داخل ہوئیں تو پولینڈ کی خفیہ فوج کا ایک بھی سپاہی نہ تھا۔ حالانکہ لنڈن کی پولش گورنمنٹ خفیہ فوج کی وہاں موجودگی کا زبردست پروپیگنڈا کر رہی تھی

سٹاک ہالم ۷ ارستمبر - جرمنی نے فن لینڈ کے جزیرہ ہاگ لینڈ پر جو حملہ کیا ہے اس کے نتیجہ میں دونوں ملکوں میں لڑائی شروع ہو گئی۔ جرمنی نے شمالی فن لینڈ اور سویڈن کی سرحد کو بند کر دیا ہے۔ اور پہرہ داروں کو حکم دے دیا ہے کہ فن لینڈ سے کسی پناہ گزین کو سرحد کو عبور نہ کرنے دیا جائے

نیویارک ۷ ارستمبر - امریکہ میں ایک خوفناک طوفان ایک سو چالیس میل کی رفتار سے آیا ہے اس وقت تک اس سے تین کروڑ ڈالر کا نقصان ہو چکا ہے۔ اور چودہ آدمی ہلاک ہو چکے ہیں۔

کلکتہ ۷ ارستمبر - معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے ایک لاکھ ۶۱ ہزار من آٹا انسانی خوراک کے ناقابل قرار دیا ہے۔ اب اسے نشاستہ بنانے والوں کے پاس فروخت کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے

لنڈن ۷ ارستمبر - لنڈن اور بعض دوسرے مقامات پر اڑن بموں کے حملے شروع ہو گئے ہیں۔ ماہرین کا بیان ہے کہ جرمنوں نے ہوائی جہازوں سے اڑن بموں کو فائر کرنے کا طریق ایجاد کر لیا ہے۔ اور اس طرح اب وہ برلن سے بھی اڑن بم بھیج سکتے ہیں۔ اڑن بموں سے برطانیہ کی ۲۳۰۰۰ عمارتیں بالکل تباہ ہو گئیں اور دس لاکھ کو نقصان پہنچا۔ یہ تفصیل ایک برطانوی وزیر نے اپنی تقریر میں بیان کی ہے۔

لنڈن ۷ ارستمبر - معلوم ہوا ہے کہ جنوبی ایران میں تیل کے بہت سے نئے چشموں کا انکشاف ہوا ہے جو بلوچستان کی سرحد تک پھیلے ہوئے ہیں۔ برطانوی اور امریکن کمپنیاں ان کے ٹھیکے حاصل کرنے کی کوشش میں ہیں۔

لنڈن ۷ ارستمبر - جرمن ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ امریکن فوج نے جرمنی کے شہر آخن کو محاصرہ میں لے لیا ہے۔ اور اس شہر کے علاقہ میں سخت لڑائی ہو رہی ہے۔

لنڈن ۷ ارستمبر - امریکن فوج اس وقت آخن کی بیرونی بستیوں میں لڑ رہی ہے۔ دوسری برطانوی فوج کے محاذ پر زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔ ایلکوٹ کے محاذ پر دشمن نے زور کا جوابی حملہ کیا۔ مگر اتحادی اپنے مورچہ پر ڈٹے رہے۔

واشنگٹن ۷ ارستمبر - مجمع الجزائر پلاؤ میں امریکن فوج وینگوا کے جزیرہ پر اتر گئی۔ موروٹائی میں اب دشمن کوئی خاص مقابلہ نہیں کر رہا جاپانیوں کو خطرہ ہے۔ کہ اتحادی فوجیں فلپائن میں اترنے والی ہے یہی وجہ ہے کہ انہوں نے دواؤ کی بندرگاہ کو خالی کر دیا ہے۔

لنڈن ۷ ارستمبر - روسیوں نے پراگا کے علاقے میں کچھ اور جگہوں پر قبضہ کر لیا ہے وارسا کی بیرونی بستیوں میں بھی لڑائی ہو رہی ہے۔ روسی فوجیں بلغاریہ کے دارالسلطنت صوفیہ میں داخل ہو گئی ہیں۔

الجیرس ۷ ارستمبر - فرانس کی مشاورتی اسمبلی کے ایک سو ممبر طیاروں کے ذریعہ پیرس روانہ ہو گئے۔

پیرس ۷ ارستمبر - موسیو لاوال کی لڑکی اور داماد کو یہاں گرفتار کر لیا گیا ہے۔

دہلی ۷ ارستمبر - ایک سرکاری بیان مظہر ہے۔ کہ سعودی عرب میں حاجیوں کے لئے غذا کی کافی رسد مہیا کی جائے گی۔ اور اگر ضرورت محسوس ہوئی۔ تو ملک معظم کی حکومت بھی مزید رسد بھیجے گی۔

لاہور ۷ ارستمبر - برطانیہ کی وزارت خوراک کے سیکرٹری مسٹر [illegible] رینچ نے ایک پریس کانفرنس میں بتایا۔ کہ میں ہندوستان کے تمام صوبوں کا دورہ ختم کر چکا ہوں۔ کمی والے صوبوں کو فالتو اناج بھیجنے میں پنجاب نے قابل تعریف حصہ لیا ہے۔ عوام کے تعاون کے بغیر کنٹرول اور راشن بندی کی سکیم کامیاب نہیں ہو سکتی۔ بنگال میں قحط کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس صوبہ میں جو کچھ ہوا۔ انگلستان میں اس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ مجھے یہ معلوم کر کے بہت تعجب ہوا۔